امامِ ثانی حضرت حسنِ مجتبیٰؑ

محترمہ بنت زہراء نقوی ندیؔ الہندی صاحبہ
معلمۂ جامعۃ الزہراء، بڑا باغ، مفتی گنج لکھنؤ

نائبِ مرتضیٰؑ امام حسنؑ
وارثِ مصطفیٰؐ امام حسنؑ
ماہتاب سمائے عزوشرف
آفتاب ہُدا امام حسنؑ
خضرؑ و یونسؑ کم ایک قطرہ سے
بحر بے انتہا امام حسنؑ

(میر مظفر علی اسیرؔ)

عالم اسلامی کے لئے ۱۵ ؍رمضان المبارک ۳ھ کا کتنا مبارک و مسعود دن تھا جس دن سبطِ اکبر رسولِ خدا، فرزند ارجمند علیؑ مرتضیٰ اور نور نظر سیدۃ النساء حضرت فاطمہؑ زہراء نے صفحۂ ہستی پر قدم رکھ کر پورے جریدۂ کائنات کو منور و معطر فرما دیا۔

آپ کی آمد کی خوشی سید المرسلینؐ کو کتنی ہوئی اس کا احادیث و روایات سے کافی حد تک اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ جناب اسماء بنت عمیس کا بیان ہے کہ میں فرزند رسولؐ کی ولادت کے وقت دختر پیغمبرؐ کی دائی تھی۔ بعد پیدائش، مرسلؐ اعظم تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ اسماء میرے بیٹے کو مجھے دو، میں نے آنحضرتؐ کی آغوش میں مولود کو دے دیا تو حضرت نے دائیں کان میں اذان اور بائیں میں اقامت کہی پھر اپنے ابن عم امیر المومنین حضرت علیؑ سے سوال کیا کہ آپ نے میرے بیٹے کا نام کیا رکھا ہے، علیؑ نے جواب دیا میں اس امر میں جناب پر سبقت کیسے کر سکتا تھا۔ چنانچہ رسولؐ اکرم نے بمشیت ایزدی نواسے کا نام ’’حسن‘‘ رکھا۔

پیغمبرؐ اپنے نواسے سے بے حد محبت فرماتے تھے اور ہمیشہ خداوند عالم سے دعاؤں میں کہتے تھے کہ اے اللہ میں حسنؑ سے محبت کرتا ہوں تو بھی حسنؑ سے محبت رکھ اور اس سے محبت کر جو اس سے محبت رکھے۔

جناب جابر بن عبداللہ انصاری سے مروی ہے کہ حضور ختمیؐ مرتبت نے فرمایا کہ جو شخص جوانانِ جنت کے سردار کو دیکھنا چاہتا ہے وہ حسنؑ کو دیکھ لے۔

حضرت امام حسنؑ دنیا کے عابدوں اور زاہدوں کے امیر و سردار تھے۔ حضرت نے پا پیادہ پچیس حج کئے اور ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے شرم آتی ہے کہ میں اپنے رب سے ملوں اور اس کے گھر کی طرف پا پیادہ نہ جاؤں۔ امام نے تین مرتبہ اپنا سارا مال راہ خدا میں لٹا دیا۔ ہمیشہ اطاعت خالق اور شفقت مخلوق میں منہمک رہتے تھے۔ آپ کی شفقت و سخاوت کو دیکھ کر ایک بار معاویہ نے آپ کو تحریر فرمایا کہ ’’لَا خَیْرَ فِی الْاِسْرَافِ‘‘ تو امام نے اس کے جملے کی لفظوں کو اُلٹ کر یعنی ’’لَا اِسْرَافَ فِی الْخَیْرِ‘‘ لکھ کر

اسے بھیج دیا جس پر وہ شرمندگی کا شکار ہوا۔ یعنی امیر شام نے لکھا تھا کہ اسراف (فضول خرچی) میں کوئی نیکی نہیں ہے تو امام نے جواب میں لکھ بھیجا کہ نیکی میں اسراف نہیں ہے۔

ضرورتمندوں کے لئے آپ کا دسترخوان ہمیشہ بچھا رہتا تھا۔ حضرت نے ایک بار ایک شخص کی اس دریافت پر کہ ''آپ فاقوں کے باوجود سائل کو مایوس نہیں فرماتے'' یہ شعر پڑھے:

اِذَا مَا اَتٰی سَائِلٌ قُلْتُ مَرْحَباً
وَمِنْ فَضْلِهٖ فَرْضٌ عَلَیَّ یَعْمَلُ
وَمِنْ فَضْلِهٖ فَضْلٌ عَلٰی کُلِّ فَاضِلٍ
وَاَفْضَلُ اِمَامِ الغِنٰی حَسَنٌ یَفْضُلُ

یعنی جب میرے پاس سوالی آتا ہے تو میں اس کو مرحبا کہتا ہوں اس کے فضل سے مجھ پر جو فرض کا بوجھ ہے اسے میں جلدی اتارتا ہوں اور اسی کے فضل سے ہر فاضل کی بزرگی ہے اور دولت وثروت کا بہترین امام حسن ہے جو جود وبخشش کرتا ہے۔

آخر میں چند شعر اسیرؔ مرحوم کے پیش ہیں جن میں امامؑ کے صفات وکمالات کا خوبتر انداز میں ذکر ہے:

خلق میں فیض میں مروت میں
مرتضیؑ، مصطفاؐ امام حسنؑ
پیش خالق ہیں واجب التکریم
مثل خیرالورا امام حسنؑ
مشکلیں کرتے ہیں جہاں کی حل
مثل مشکل کشا امام حسنؑ
کشتیٔ دین مصطفیؐ کے لئے
بخدا ناخدا امام حسنؑ
صف شکن، قلعہ گیر، قلعہ کشا
مثل خیبر کشا امام حسنؑ
رہبر خلق، صاحبِ اعجاز
صورت مصطفیؐ امام حسنؑ
جس کو چاہیں کریں قیامت میں
باغ جنت عطا امام حسنؑ



اقوال امام حسن علیہ السلام

- تنگی میں خیرات کرنا جوانمردی ہے۔
- مال کا جمع کرنا ملامت ہے۔
- غصہ کو پی جانا اور نفس پر قادر رہنا حلم ہے۔
- شریفوں سے لڑنا جھگڑنا بیوقوفی ہے۔
- نیک کام کرنا اور برے کام ترک کرنا سیادت ہے۔
- مسجدوں میں نہ جانا اور مفسد لوگوں کو اطاعت کرنا غفلت ہے۔
- جس میں عقل نہیں وہ بے ادب ہے، جس میں ہمت نہیں وہ بے مروّت ہے، جو شخص دیندار نہیں وہ بے حیا ہے۔
- عقل کا فائدہ یہ ہے کہ بنی آدم آپس میں اچھی طرح بسر کریں اور دین ودنیا کے فائدے حاصل کریں جو شخص عقل سے محروم ہے وہ دونوں جہان سے محروم ہے۔
- آدمی تین چیزوں کے سبب ہلاک ہوتا ہے ایک غرور دوسرے حرص اور تیسرے حسد۔ غرور دین سے دور کر دیتا ہے اسی وجہ سے شیطان ملعون ہوا۔